فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جس گاؤں میں سوا سو گھر آباد ہوں، وہاں جمعہ اور عید کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے گاؤں میں جمعہ اور عید درست ہیں۔

سوال: خطبہ شروع کر دیا، بعد میں کسی نے عصا پکڑا دیا، تو کیا کرے؟

جواب: عصا پکڑ لے، کوئی حرج نہیں۔

سوال: اقامت سے پہلے یا بعد میں درود پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔

سوال: جمعہ کب پڑھنا چاہیے؟

جواب: زوال آفتاب کے بعد جلدی جمعہ ادا کرنا چاہیے۔

سوال: ایک شخص نماز جمعہ کے تشہد میں شامل ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص نماز جمعہ کی ایک بھی رکعت نہ پا سکا، وہ ظہر کے چار فرائض ادا کرے گا۔

(سنن الدارقطني : 1608، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: اگر دو مسجدیں قریب قریب ہیں، کیا دونوں میں جمعہ درست ہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال: کیا بستیوں میں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: قریہ کا اطلاق شہر پر بھی ہوتا ہے اور دیہات پر بھی۔ بستیوں میں جمعہ بالا جماع جائز ہے۔ مسلمان قرآن کریم کے عموم کے مطابق ہر جگہ جمعہ کے قائل ہیں، وہ

بستی ہو، شہر ہو، صحراء ہو یا جنگل۔ جہاں بھی تین یا اس سے زائد مسلمان ہوں، وہ جمعہ ادا کریں۔ یہ قید لگانا کہ جمعہ صرف بڑے شہر میں ہوتا ہے، بستیوں میں جمعہ نہیں ہوتا، بے دلیل مؤقف ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ القَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

''مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ مسجد عبد قیس میں ادا کیا گیا، جو بحرین کی ایک بستی میں واقع ہے۔''

(صحيح البخاري : 892)

❁ اس حدیث کے تحت حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الْجُمُعَةَ تُقَامُ فِي الْقُرٰى، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَّالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : لَا تُقَامُ إِلَّا فِي الْأَمْصَارِ.

''یہ حدیث دلیل ہے کہ بستیوں میں بھی جمعہ ادا کیا جائے گا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے، جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمعہ صرف شہروں میں ہی ادا ہوسکتا ہے۔''

(كشف المُشكل من حديث الصّحيحين : 420/2)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خط کے جواب میں فرمایا:

جَمِّعُوا حَيْثُ كُنْتُمْ.

''جہاں بھی ہوں، جمعہ ادا کریں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 101/2، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ قول عام ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق جمعہ ہر جگہ ادا کیا جا سکتا ہے، شہر کی قید نہیں۔ اس اثر میں شہر کی قید لگانا بلا دلیل ہے۔

تنبیہ:

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تَشْرِيقَ وَلَا جُمُعَةَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ .

''نماز عید اور نماز جمعہ صرف ان آبادیوں میں فرض ہے، جن کے باشندے مستقل رہائش پذیر ہیں۔''

(معرفة السّنن والآثار للبيهقي : 6330، وسندهٗ صحيحٌ)

قرآن کریم کے عموم اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ہر جگہ جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل علم کے اقوال کا یہ مطلب نہیں کہ بستیوں میں جمعہ یا عید ادا نہیں ہو سکتی، بلکہ اہل علم نے اس کے دو مفہوم بیان کیے ہیں؛

① حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَشْبَهُ بِأَقَاوِيلِ السَّلَفِ وَأَفْعَالِهِمْ فِي إِقَامَةِ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى الَّتِي أَهْلُهَا أَهْلُ قَرَارٍ لَيْسُوا بِأَهْلِ عُمُودٍ يَتَنَقَّلُونَ إِنَّ ذٰلِكَ مُرَادُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''سلف کے اقوال و افعال سے درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان بستیوں میں جمعہ قائم کیا جائے گا، جہاں لوگ مقیم ہوں اور ان میں نہیں، جہاں لوگ

مسافر ہوں اور انہوں نے وہاں سے کوچ کر جانا ہو، علی رضی اللہ عنہ کی یہی مراد ہے۔“

(المُهذّب في اختصار السّنن الكبير : 1109/3)

② علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْقُرَى الَّتِي فِيهَا وَالٍ مِّنْ جِهَةِ الْإِمَامِ، فَيَكُونُ مُرَادُهٗ أَنَّهٗ لَا جُمُعَةَ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِمَامِ فِي مَكَانٍ لَّهٗ فِيهِ نَائِبٌ يُقِيمُ الْجُمُعَةَ بِإِذْنِهٖ، وَبِذٰلِكَ فَسَّرَهٗ أَحْمَدُ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ .

”اس سے مراد وہ بستیاں ہیں، جن میں کوئی والی ہوتا ہے، جسے امام نے مقرر کیا ہوتا ہے، تو ان کی مراد یہ ہوگی کہ جمعہ صرف امام کی اجازت سے ہوتا ہے، ایسی جگہ میں، جہاں اس کا کوئی نائب ہو، وہ اس کی اجازت سے جمعہ پڑھائے گا۔ امام احمد نے یہی تفسیر کی ہے۔“

(فتح الباري لابن رجب : 140/8)

(سوال): جمعہ کی دوسری اذان کے بعد کاروبار کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جمعہ کی دوسری اذان کے بعد کاروبار حرام ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾(الجمعة : ۹)

”مومنو! جب جمعہ کی نماز کے لیے آذان کہہ دی جائے، تو ذکر الٰہی (خطبہ سننے) کے لیے لپکو اور کاروبار بند کر دو، جان لو، تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔“

❀ مفسر قرآن، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى تَحْرِيمِ الْبَيْعِ بَعْدَ النِّدَاءِ الثَّانِي .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ دوسری آذان کے بعد کاروبار حرام ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 122/8)

سوال: کیا اردو زبان میں وعظ کی جا سکتی ہے؟

جواب: کی جا سکتی ہے۔

سوال: رمضان کے آخری جمعہ میں ''خطبہ الوداع'' پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں، سلف امت ایسا نہیں کرتے تھے۔

سوال: کیا پچاس آدمی جمعہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تین آدمی بھی جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا مؤذن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اذان کہنے کے لیے امام کے قریب جا سکتا ہے؟

جواب: جا سکتا ہے، گردنیں نہ پھلانگنے کی ممانعت خطبہ شروع ہونے کے بعد ہے۔

سوال: جنگل میں جمعہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن وحدیث اور آثار کے عموم کا تقاضا ہے کہ جنگل میں بھی جمعہ پڑھا جائے گا۔

سوال: کافر ریاست میں جمعہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: کافر مملکت میں بھی جمعہ پڑھا جائے گا۔

(سوال): دوران خطبہ نبی کریم ﷺ کا نام نامی آئے، تو کیا خطیب اور سامعین درود پڑھیں گے؟

(جواب): ضرور پڑھیں گے۔

(سوال): خطبہ سے پہلے تمام لوگوں کا باآواز بلند درود پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): ثابت نہیں۔

(سوال): کیا بارش میں جمعہ کی نماز باجماعت گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

(جواب): بارش ہو، تو گھر میں ظہر کی چار رکعت باجماعت ادا کر سکتے ہیں، دو رکعت ادا کرنا جائز نہیں۔ البتہ خطبہ دے کر دو رکعت جمعہ بھی ادا ہو سکتا ہے۔

(سوال): جو شخص پنجگانہ نماز نہ پڑھتا ہو، کیا اس کی نماز جمعہ صحیح ہے؟

(جواب): اسے نماز جمعہ کا ثواب ملے گا۔

(سوال): مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب بہ نسبت گھر میں پڑھنے کے زیادہ ملتا ہے، کیا یہ ثواب نوافل میں بھی ہے؟

(جواب): نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہیں، مسجد میں باجماعت نماز سے ثواب فرائض کے ساتھ خاص ہے۔

(سوال): خطبہ جمعہ کا وقت ہو چکا ہے، کچھ لوگ دیر سے آنے کی وجہ سے سنتیں ادا کر رہے ہیں، کیا امام ان کا انتظار کرے یا خطبہ شروع کر دے؟

(جواب): امام منبر پر بیٹھ جائے اور جو لوگ سنتیں ادا کر رہے ہیں، وہ دو پڑھ کر سلام پھیر دیں اور امام کے خطبہ کے لیے ہمہ تن گوش ہو جائیں۔

(سوال): کیا ناخن تراشنا ضروری ہے؟

(جواب): ناخن تراشنا فطرت ہے، اسی میں پاکیزگی ہے۔ چالیس دن کے اندر ناخن کاٹنا ضروری ہے، اس سے تاخیر کبیرہ گناہ ہے۔ ناخن بڑے ہوں، تو ان میں میل کچیل اور گندگی پھنس جاتی ہے، جو دیکھنے والوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے۔

کئی لوگ خصوصاً خواتین، ناخن بڑھاتی ہیں اور فخریہ طور پر ایک دوسرے کو دکھاتی ہیں۔ یہ اعلانیہ گناہ ہے۔ بعضوں نے ایک دو ناخن بڑھائے ہوتے ہیں، یہ بھی ناجائز ہے، یہ غیر مسلموں کی تہذیب ہے، جس سے بعض نادان متاثر ہو چکے ہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ .

''پانچ چیزیں فطرت ہیں؛ ختنہ کروانا، لوہے کا استعمال (زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے)، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔''

(صحيح البخاري : ٥٨٨٩، صحيح مسلم : ٢٥٧)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ؛ قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ .

''دس خصائل فطرت ہیں؛ (۱) مونچھیں کاٹنا، (۲) داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا، (۵) ناخن کاٹنا،

(۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا، (۷) بغلوں کے بال نوچنا، (۸) زیر ناف بال مونڈنا، (۹) استنجا کرنا۔ دسویں چیز راوی (مصعب) بھول گئے ہیں، کہتے ہیں: شاید وہ کلی ہو۔'' (صحیح مسلم: ۲۶۱)

سوال: ناخن تراشنے کی زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: چالیس دن سے پہلے پہلے ناخن تراشنا ضروری ہیں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَّا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیں لینے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی آخری حد چالیس دن رکھی ہے کہ اس سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔'' (صحیح مسلم: ۲۵۸)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهٗ وَيَقُصُّ شَارِبَهٗ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

''آپ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ اپنے ناخن تراشتے تھے اور مونچھے کاٹتے تھے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي: 244/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

اَلْأَفْضَلُ أَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهٗ وَيُحْفِيَ شَارِبَهٗ وَيَحْلِقَ عَانَتَهٗ وَيُنَظِّفَ بَدَنَهٗ بِالْاِغْتِسَالِ فِي كُلِّ أُسْبُوعٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَفِي كُلِّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّلَا يُعْذَرُ فِي تَرْكِهٖ وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ ...... وَلَا

عُذْرَ فِيمَا وَرَاءَ الْأَرْبَعِينَ وَيَسْتَحِقُّ الْوَعِيدَ .

''افضل یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک دفعہ ناخن کاٹے جائیں، لبیں لی جائیں، زیر ناف بال صاف کئے جائیں اور غسل کیا جائے، اگر ایسا نہ کر پائے، تو پندرہ دن بعد کر لے، چالیس دن تک بھی اگر ایسا نہیں کرتا، تو عذر قبول نہیں، بلکہ وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔'' (فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۳۵۷)

سوال: میت کے ناخن تراشنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی شرعی عذر کی بنا پر یا سستی و کاہلی کی وجہ سے ناخن نہ تراش سکا اور اسے موت آگئی، تو زندہ لوگ اس کے ناخن نہیں تراشیں گے، کیونکہ اس عمل کی کوئی شرعی دلیل نہیں، نیز یہ عمل زندہ لوگوں کے لیے باعث ضرر ہے، جبکہ میت کو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ عَانَةِ أَوْ ظُفُرِ الْمَيِّتِ .

''وہ میت کے زیر ناف بال مونڈھنا اور اس کے ناخن تراشنا مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 245/3، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کے خلاف اسلاف امت سے کچھ ثابت نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے میت کو غسل دیا اور استرا منگوایا۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : 246/3)

اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ . ''میت کے ناخن اتار دیے جائیں گے۔''

امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حماد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، تو انہوں نے اس کا رد کیا اور فرمایا:

أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَقْلَفَ، أَيُخْتَتَنُ؟

''بھلا بتائیے کہ اگر وہ مختون نہ ہو، تو کیا اس کا ختنہ بھی کیا جائے گا؟''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 246/3، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ سارے کام زندگی سے متعلق ہیں۔ اگر اس نے زندگی میں سستی کاہلی کی ہے، تو اس کا گناہ لکھ دیا گیا ہے اور اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر ایسا نہ کر سکا، تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔ اب موت کے بعد کی صفائی پر کوئی جزا و سزا نہیں۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا:

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ : إِذَا كَانَ أَقْلَفَ أَيُخْتَتَنُ؟، يَعْنِي : لَا يُفْعَلُ .

''بعض لوگ کہتے ہیں: میت کے ناخن کاٹ دیے جائیں، جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر وہ مختون ہو، تو کیا اس کا ختنہ کیا جائے گا؟ یعنی ایسا کرنا درست نہیں۔''

(مسائل الإمام أحمد لأبي داوٗد : 246/3)

جب غیر مختون کا موت کے بعد ختنہ کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں، تو ناخن اور بال کاٹنا بھی جائز نہیں۔

ثابت ہوا کہ میت کے ناخن کاٹنا درست نہیں۔ یہ مُردے کے لیے بے فائدہ اور زندوں کے لیے تکلیف دہ عمل ہے۔

سوال: جمعہ کے دن ناخن تراشنے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مستحب ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

''آپ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ اپنے ناخن تراشتے تھے اور مونچھے کاٹتے تھے۔''

(السّنن الكبرٰی للبيهقي : 244/2، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): ناخن خطبہ جمعہ سے پہلے اتارنے چاہیے یا بعد میں؟

(جواب): پہلے تراشنے چاہییں۔

(سوال): ایک مسجد میں دو بار جمعہ ہوسکتا ہے؟

(جواب): اگر بعض افراد جمع ہوں، مسجد میں جمعہ ہو چکا ہو اور کوئی جمعہ پڑھانے والا بھی ہو، تو وہ جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ جب مسجد میں دوسری جماعت ہوسکتی ہے، تو جمعہ بھی ہوسکتا ہے۔

(سوال): کتاب سے دیکھ کر خطبہ پڑھانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا جمعہ ادا کرنے کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے؟

(جواب): مسجد کا ہونا شرط نہیں۔

(سوال): کیا دوران خطبہ سامعین اذکار کر سکتے ہیں؟

(جواب): سامعین کو چاہیے کہ خاموشی سے امام کا خطبہ سماعت فرمائیں، اذکار نہ کریں، البتہ اگر امام کے کسی جملہ پر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفر اللہ جیسے کلمات ادا کر لیں، تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال): کیا دار الحرب میں جمعہ جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جہاں گائے کی قربانی نہ ہوتی ہو، کیا وہاں عید اور جمعہ جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کیا خطبہ کے دوران سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں؟

(جواب): جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھ جائے، تو نوافل نہیں پڑھنے چاہیے، البتہ جو شخص مسجد میں داخل ہو، تو دو سنت ادا کیے بغیر نہیں بیٹھے گا۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آ کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیک! کھڑے ہو کر دو مختصر رکعت ادا کیجیے۔ پھر فرمایا: جمعہ کے دن خطبہ کے دوران آنے والا دو مختصر رکعت پڑھ کر بیٹھے۔''

(صحيح البخاري : 1166؛ صحيح مسلم : 875، واللّفظ لهٗ)

(سوال): جمعہ میں خطبہ طویل ہونا چاہیے یا قرأت؟

(جواب): جمعہ کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے اور نماز جمعہ میں مسنون قرأت ہونی چاہیے۔ جمعہ کی نماز میں سورت اعلیٰ اور سورت غاشیہ کی تلاوت مسنون ہے۔ (مسلم: ۸۷۸)

اسی طرح سورت جمعہ اور سورت منافقون کی قرأت بھی مسنون ہے۔ (مسلم: ۸۷۷)

(سوال): امام خطبہ دے رہا تھا کہ کوئی بڑا علم والا شخص مسجد میں داخل ہوا، کیا امام اس عالم کو اپنی جگہ کھڑا کر سکتا ہے؟

(جواب): اگر کھڑا کر دے، تو جمعہ ہو جائے گا۔

(سوال): کیا جیل میں جمعہ درست ہے؟

(جواب): اگر جیل میں کوئی جمعہ پڑھانے والا ہے، تو جمعہ درست ہے۔

(سوال): کیا کسی مکان کے احاطہ میں جمعہ جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): مسجد میں لوگوں کی گنجائش نہ ہو، تو کیا عیدگاہ میں جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): ادا کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا دورانِ خطبہ سامعین کا سر ڈھانپنا ضروری ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): کیا خطبہ میں حاکمِ وقت کا نام لینا درست ہے؟

(جواب): بوقتِ ضرورت جائز ہے۔

(سوال): کیا نمازِ جمعہ کے لیے خطبہ دینا فرض ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): کیا خطبہ کی غلطی سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے؟

(جواب): خلل واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): جمعہ کی فرضیت کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جمعہ کی فرضیت قطعی الثبوت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔

(سوال): بعض کہتے ہیں کہ جمعہ صرف رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے، صحابہ نے اس سے منع کیا ہے، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

(جواب): یہ جھوٹ ہے، صحابہ سے ایسا کچھ ثابت نہیں۔

(سوال): جمعہ کی نماز کے بعد دعا کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دعا کسی بھی وقت مانگی جا سکتی ہے، بشرطیکہ دعا کو اس وقت کے ساتھ خاص نہ کیا جائے اور اس کے اس وقت میں مستحب یا واجب ہونا کا نظریہ نہ ہو۔

(سوال): کیا نابینا خطبہ دے سکتا ہے؟

(جواب): جب نابینا امامت کرا سکتا ہے، تو خطبہ بھی دے سکتا ہے۔

(سوال): گمراہ کے پیچھے جمعہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): گمراہ کی اقتدا میں جمعہ جائز نہیں۔

(سوال): اذان جمعہ سے پہلے الصلاۃ والسلام علیک...... کہنا کیسا ہے؟

(جواب): بدعت ہے، اسلاف میں اس کا وجود تک نہیں۔

(سوال): کیا عورتیں نماز جمعہ میں شرکت کر سکتی ہیں؟

(جواب): باپردہ انتظام موجود ہے، تو عورتوں کا جمعہ میں شرکت کرنا بہت اچھا ہے۔

(سوال): کیا خطیب منبر پر پہنچ کر لوگوں کو یہ کہہ سکتا ہے کہ آگے آ جائیں یا اندر آ جائیں، وغیرہ؟

(جواب): کہہ سکتا ہے۔

(سوال): بلا عذر جمعہ ترک کرنے پر کیا وعید ہے؟

(جواب): بلا عذر مسلسل تین جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید ہے۔

❀ سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ ...... فَهُوَ مُنَافِقٌ .

''جس نے بلا عذر تین جمعے چھوڑ دیئے، وہ منافق ہے۔''

(صحيح ابن خزيمة : 1857، صحيح ابن حبّان : 258، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ، فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ .

''جس نے مسلسل تین جمعے چھوڑے، اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔''

(مسند أبي يعلى : 2712، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: جمعہ کی دوسری اذان کب کہی جائے؟

جواب: جب امام منبر پر بیٹھ جائے۔

سوال: جمعہ کے دوران مسجد کے لیے چندہ جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

جواب: جمعہ فرض عین ہے۔

سوال: بسا اوقات اپنے علاقہ کی مسجد کو چھوڑ کر خطبہ سننے کے لیے دوسرے علاقہ یا شہر کی مسجد میں جانا کیسا ہے؟

جواب: کسی اچھے عالم یا خطیب کو سننے کے لیے دوسرے علاقہ کی مسجد میں جانا جائز ہے، مگر اسے معمول نہیں بنانا چاہیے۔

سوال: ایک مسجد میں بڑے عالم نے خطبہ دینا ہے، کیا قریب کے مساجد کے خطبا اپنے سامعین کو لے کر بڑے عالم کا خطبہ سننے کے لیے جا سکتے ہیں، جبکہ ان کی مساجد میں خطبہ نہ دیا جائے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا خطبہ جمعہ سننا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: جس خطیب کی تنخواہ مقرر ہو، کیا اس کی اقتدا درست ہے؟

جواب: تنخواہ والے خطیب کی اقتدا درست ہے۔

سوال: کیا خطبہ میں سورت ق کی تلاوت مسنون ہے۔

جواب: جی ہاں، مسنون ہے۔(مسلم:۸۷۳)

سوال: کیا جمعہ والے دن سورت کہف کی تلاوت مسنون ہے؟

جواب: جمعہ کے دن سورت کہف کی تلاوت ثابت نہیں۔

سوال: کیا نوکری کی وجہ سے جمعہ ترک کرنا جائز ہے؟

جواب: نوکری کی وجہ سے جمعہ ترک کرنا جائز نہیں۔

سوال: جو شخص جان بوجھ کر جمعہ نہ پڑھے، تو کیا وہ ظہر بھی نہ پڑھے؟

جواب: وہ ظہر تو پڑھے گا، اسے ظہر کا ثواب ملے گا، مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ ہوگا۔

سوال: خطبہ کے دوران منبر پر چڑھ کر اترنا کیسا ہے؟

جواب: ضرورت کے تحت اترا جا سکتا ہے۔

سوال: نماز جمعہ کے لیے اگر خطیب نہ آئے، تو کیا کوئی عام شخص خطبہ دے سکتا ہے؟

جواب: دے سکتا ہے۔

سوال: کیا کوئی مقتدی دوران خطبہ خطیب کو مخاطب کر سکتا ہے؟

جواب: ضرورت کے تحت مقتدی خطیب کو مخاطب کر سکتا ہے۔

سوال: خطبہ جمعہ یا عیدین میں تعوذ و تسمیہ بلند آواز سے پڑھی جائے گی؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): حدیث: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو، تو امام کے فارغ ہونے تک نہ کوئی نماز ہے اور نہ کلام۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): یہ روایت معجم کبیر طبرانی (۱۳۷۰۸) میں آتی ہے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ ایوب بن نہیک اور یحییٰ بن عبداللہ بابلتی دونوں ضعیف ہیں۔

(سوال): نبی کریم ﷺ نے دوران خطبہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو گرتے دیکھا، تو خطبہ موقوف کر کے انہیں اٹھایا، کیا کسی دوسرے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ اس عمل کو نبی کریم ﷺ کا خاصہ قرار دینا بے دلیل ہے۔ بلکہ یہی حدیث دلیل ہے کہ خطبہ کو ضرورت کے پیش نظر موقوف کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): کیا بیمار کے لیے خطبہ جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہے؟

(جواب): بیمار جو مسجد میں نہیں آ سکتا ہے، اس پر جمعہ واجب نہیں۔

(سوال): کیا مکبر کے لیے امام سے اجازت لینا ضروری ہے؟

(جواب): ضروری نہیں۔

(سوال): کیا خطبہ میں اجتماعی دعا مانگی جا سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): خطبہ سے پہلے وعظ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): خطبہ میں وعظ کرنا جائز ہے، خطبہ سے پہلے وعظ کرنا ثابت نہیں۔

(سوال): کیا جامع مسجد کو چھوڑ کر محلّہ کی مسجد میں جمعہ پڑھنا جائز ہے؟

(جواب): اگر محلّہ کی مسجد میں جمعہ کا اہتمام ہے، تو اس میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔

(سوال): جو شخص جمعہ کے ساتھ احتیاطی ظہر ادا کرتا ہے، کیا اس کا جمعہ ہو جائے گا؟

(جواب): جمعہ تو ہو جائے گا، مگر احتیاطی ظہر ادا کرنے کی وجہ سے بدعت کا مرتکب ہو گا، کیونکہ قرون اولیٰ میں اس کا ذکر نہیں، بلکہ قرآن وحدیث میں اس کی اجازت ثابت نہیں۔

(سوال): نماز جمعہ کی جماعت سے پہلے صفیں درست کرنے کو کہنا کیسا ہے؟

(جواب): مسنون ہے۔ نماز جمعہ کیا، ہر نماز سے پہلے صفیں درست کروانی چاہیے۔

❀ رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے فرمایا کرتے تھے:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ.

”صفیں درست کریں، کیونکہ صفوں کی درستی نماز کا قائم کرنا ہے۔“

(صحيح البخاري: 723؛ صحيح مسلم: 433)

(سوال): جو شخص بستی میں ہونے کی وجہ سے جمعہ ادا نہیں کرتا، کیا وہ ترک جمعہ کی وعید میں داخل ہے؟

(جواب): جمعہ ہر جگہ پر فرض ہے، خواہ گاؤں ہو یا شہر، لہٰذا گاؤں میں جمعہ ترک کرنے والا بھی ترک جمعہ کی وعید میں داخل ہے۔

(سوال): کیا عیدین کی تکبیرات بآواز بلند پکاری جائیں گی؟

(جواب): جی ہاں۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى، فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ، فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ السُّوقِ فَيُكَبِّرُونَ حَتّٰى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَاحِدًا.

”آپ رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمہ میں (بآواز بلند) تکبیرات کہتے تھے کہ

حاضرین مسجد آپ کی تکبیر کو سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، تو بازار والے سن لیتے، وہ بھی تکبیرات کہنے لگتے، یوں منیٰ ایک ساتھ تکبیر سے گونج اُٹھتا۔''

(السنن الکبریٰ للبیھقي : 6267، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: کیا عیدگاہ میں بآواز بلند تکبیرات کہہ سکتے ہیں؟

جواب: کہہ سکتے ہیں۔

سوال: کیا عید کا خطبہ اور نماز الگ الگ شخص پڑھا سکتا ہے؟

جواب: عید کی نماز ایک شخص پڑھائے اور خطبہ دوسرا شخص دے، تو ایسا کرنا جائز ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ نماز اور خطبہ ایک ہی شخص پڑھائے۔

سوال: عیدالفطر کے دن بوجہ بارش نماز نہ ہوسکی، کیا دوسرے دن نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: اگر اتنی زیادہ بارش ہے کہ عیدگاہ اور مسجد میں پہنچنا ممکن نہ ہو، تو اگلے دن نماز عید پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: ایک شخص نے دو جگہ عید کی نماز ادا کی، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے، پہلی جگہ فرض ہو جائے گی اور دوسری جگہ نفل۔

سوال: عید کی نماز کے لیے اعلان کرنا کیسا ہے؟

جواب: عید کی نماز کہاں پڑھنی ہے، کس وقت پڑھنی ہے؟ اس کا اعلان کرنا درست اور جائز ہے، تاکہ لوگ بروقت جماعت میں شریک ہو جائیں۔

سوال: عید کے لیے اذان یا اقامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: عید کے لیے اذان یا اقامت کہنا ثابت نہیں۔

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی مرتبہ عیدین ادا کیں، اس کے لیے نہ اذان کہی گئی اور نہ اقامت۔''

(صحيح مسلم: 887)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''عید کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (نمازِ عید) میں شرکت کی، آپ ﷺ خطبہ کے بجائے نماز سے ابتدا کی، اس میں نہ کوئی اذان تھی اور نہ اقامت۔''

(صحيح مسلم: 885)

سوال: کیا عیدین کی نماز میں سہو پر سجدہ سہو ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: عیدین کی زائد تکبیرات بھول جائیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ سہو کر لیا جائے، نماز مکمل ہے۔

سوال: عیدین کا خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔ اگر عذر ہو، تو بیٹھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے۔

سوال: عیدین میں پہلے خطبہ ہے یا نماز؟

جواب: پہلے نماز ادا کی جائے گی۔ (بخاری: ۹۵۷، مسلم: ۸۸۸)

سوال: عیدین کی نماز کے بعد دعا کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیدین میں خطبہ کے بعد یا نماز کے بعد اجتماعی دعا کی جا سکتی ہے، البتہ دعا کو بغیر شرعی دلیل کے کسی موقع یا وقت کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں۔